THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

موقوف بحکمِ مرفوع کی اصولی و فقہی حیثیت: مفہوم، ضوابط، تطبیقی نمونے اور حجیت کا تنقیدی جائزہ

The Uṣūlī (Methodological) and Fiqhī (Jurisprudential) Status of Mawqūf bi-Ḥukm Marfū‘: A Critical Analysis of Its Concept, Criteria, Applied Examples, and Evidentiary Authority

1. Hafiz Muhammad Saber
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore, Pakistan.
Email: hafiz.saber@yahoo.com
2. Dr. Hafiz Muhammad Shabbir Ahmad
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore, Pakistan.
Email: shabbir.ahmad@ais.uol.edu.pk

Abstract

The classification of Prophetic traditions into Mawqūf (statements of Companions) and Marfū‘ (statements of the Prophet) is fundamental to Islamic jurisprudence. However, a significant methodological challenge arises when determining the Prophetic linkage of Mawqūf narrations that are deemed *bi-Ḥukm Marfū‘* (having the ruling of a Marfū‘ report). This study critically examines the methodological and jurisprudential status of such narrations. It begins by establishing the linguistic and technical definitions of Mawqūf, Marfū‘, and Marfū‘ Ḥukmī, clarifying their foundational differences. The research then systematically delineates the primary criteria—known as *Imārāt al-Raf‘* (indications of elevation)—employed by classical Muḥaddithīn to elevate a Mawqūf narration to the status of Marfū‘, such as a Companion stating actions they were commanded to do, explaining occasions of revelation, or reporting on unseen matters. The study applies these criteria to practical examples extracted from canonical Hadith collections, including *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* and *Sunan Abī Dāwūd*, illustrating the contextual operation of this legal presumption. Subsequently, the research probes the extent of jurisprudential authority these narrations possess. A critical analysis reveals that while Muḥaddithīn frequently utilize this mechanism to expand the Prophetic corpus, its evidentiary authority (*Ḥujjiyyah*) is predominantly *ẓannī* (speculative) rather than *qaṭ‘ī* (definitive), contingent upon the strength of contextual indicators. The study concludes that although these elevated narrations hold significant weight in deriving Islamic rulings, their application is bound by rigorous conditionalities. Ultimately, this research asserts that a nuanced understanding of this principle is vital for contemporary Islamic legal reasoning, preventing both the undue expansion and unjustified restriction of Prophetic guidance in the formulation of Sharī‘ah.

Keywords: Mawqūf, Marfū‘, Prophetic Attribution, Companions' Narrations, Imārāt al-Raf‘, Jurisprudential Authority, Evidentiary Criteria.

۱۔ تعارف

علومِ حدیث میں روایت کی نسبت کا تعین محض اصطلاحی درجہ بندی نہیں بلکہ استدلال اور استنباط کی بنیاد ہے۔ مرفوع روایت کی نسبت براہِ راست رسول اللہ ﷺ کی طرف ہوتی ہے، جبکہ موقوف روایت صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ پر ختم ہوتی ہے۔ بظاہر دونوں کے درمیان حد واضح ہے، لیکن محدثین نے ایسے متعدد مقامات کی نشان دہی کی ہے جہاں روایت کے الفاظ موقوف ہوتے ہیں مگر اس کا مضمون، سیاق، صیغۂ نقل یا زمانۂ نسبت اس امر کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ متعلقہ علم یا حکم بالآخر نبوی ماخذ سے حاصل ہوا ہے۔ ایسی روایت کو مرفوعِ حکمی یا موقوف بحکمِ مرفوع کے عنوان سے زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔ یہ مسئلہ بالخصوص اس لیے اہم ہے کہ فقہی استدلال، تفسیر، آداب اور عملی احکام کے ابواب میں آثارِ صحابہ بکثرت سامنے آتے ہیں؛ اگر ہر موقوف روایت کو بلاامتیاز مستقل نبوی دلیل سمجھ لیا جائے تو نسبتِ حدیث میں غیر ضروری توسع پیدا ہوگا، اور اگر ہر ایسی روایت کو

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

صرف شخصی رائے قرار دے دیا جائے تو وہ روایات نظر انداز ہوسکتی ہیں جن میں سنتِ نبوی کی واضح بالواسطہ دلالت موجود ہے۔ زیرِ نظر مقالہ اصل وسیع تر تحقیقی موضوع **موقوف بحکمِ مرفوع کی اصولی و فقہی حیثیت: مفہوم، ضوابط، تطبیقی نمونے اور حجیت کا تنقیدی جائزہ** کی ایک منتخب فصل کی علمی تدوین و توسیع ہے۔ یہاں بالخصوص مرفوعِ حکمی کی حقیقت، اس کے لفظی و معنوی قرائن، کتبِ حدیث میں اس کی عملی مثالوں اور اس سے استدلال کی حدود کو یکجا کرکے اصولی و تطبیقی زاویے سے جانچا گیا ہے۔ اس لیے سند، متن، صیغۂ روایت، زمانۂ واقعہ، موضوع کی نوعیت، امکانِ اجتہاد اور دیگر طرق کو باہم مربوط انداز میں دیکھنا اس مطالعے کی بنیادی علمی ضرورت ہے۔[1]

۲۔ مسئلۂ تحقیق

موقوف روایات کی بڑی تعداد ایسی ہے جن میں رسول اللہ ﷺ کی طرف صریح نسبت موجود نہیں، مگر محدثین بعض خاص صیغوں اور موضوعاتی قرائن کی بنا پر انہیں مرفوعِ حکمی قرار دیتے ہیں۔ بنیادی تحقیقی مسئلہ یہ ہے کہ کن شرائط کے تحت یہ حکم درست ہوتا ہے، کتبِ حدیث میں اس کی عملی مثالیں کیا ہیں، اور فقہی و حدیثی استدلال میں اس درجہ بندی کی حدود کہاں تک ہیں۔

۳۔ مقاصدِ تحقیق

* حدیثِ موقوف، حدیثِ مرفوع اور مرفوعِ حکمی کے باہمی فرق کو واضح کرنا۔
* وہ بنیادی صیغے اور قرائن متعین کرنا جن سے موقوف روایت کو بحکمِ مرفوع قرار دیا جاتا ہے۔
* اہم کتبِ حدیث سے منتخب روایات کا تطبیقی و تقابلی مطالعہ پیش کرنا۔
* مرفوعِ حکمی سے استدلال کی حجیت، شرائط اور علمی حدود کو مرتب کرنا۔

۴۔ تحقیقی سوالات

* موقوف روایت کن صورتوں میں مرفوعِ حکمی کا درجہ حاصل کرتی ہے؟
* صیغۂ «نُهِينَا»، «أُمِرْنَا»، «مِنَ السُّنَّةِ» اور «كُنَّا نَفْعَلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ» ﷺ کی حدیثی دلالت کیا ہے؟
* صحیحین اور سنن میں مرفوعِ حکمی کی نمایاں تطبیقی مثالیں کون سی ہیں؟
* کیا ہر صحیح السند موقوف روایت مستقل طور پر نبوی حجت بن جاتی ہے، یا اضافی اصولی شرائط ضروری ہیں؟

۵۔ منہجِ تحقیق

اس مطالعے میں توصیفی، تحلیلی، تقابلی اور تطبیقی منہج اختیار کیا گیا ہے۔ پہلے حدیثِ موقوف، مرفوع اور مرفوعِ حکمی کی اصطلاحی تحدید کی گئی، پھر محدثین کے مقرر کردہ اصولوں کی روشنی میں حکمِ رفع کے لفظی، زمانی اور موضوعاتی قرائن مرتب کیے گئے۔ اس کے بعد صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں وارد منتخب روایات پر ان اصولوں کا اطلاق کیا گیا، جبکہ ابن الصلاح، ابن حجر عسقلانی، سیوطی، سخاوی اور دیگر ائمۂ مصطلح کی توضیحات کو اصولی تجزیے کی بنیاد بنایا گیا۔ جہاں کسی صیغے کے حکم میں اختلاف پایا جاتا ہے وہاں مختلف احتمالات اور علمی حدود کو ملحوظ رکھتے ہوئے محتاط نتیجہ اخذ کیا گیا ہے، تاکہ مرفوعِ حکمی کو روایت کی نسبت کے ایک اصولی حکم کے طور پر سمجھا جائے، نہ کہ روایت کی صحت کے خودکار متبادل کے طور پر۔

[1] Ibn al-Ṣalāḥ, ʿUthmān ibn ʿAbd al-Raḥmān, Muqaddimat Ibn al-Ṣalāḥ fī ʿUlūm al-Ḥadīth, al-nawʿ al-thāmin; al-Sakhāwī, Muḥammad ibn ʿAbd al-Raḥmān, Fatḥ al-Mughīth bi-Sharḥ Alfiyyat al-Ḥadīth, 1:87–90.

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

مبحث اول :حدیثِ موقوف، مرفوع اور مرفوعِ حکمی کی مفہومی و اصولی بنیاد

۱۔ حدیثِ موقوف کا مفہوم

محدثین کی اصطلاح میں موقوف وہ روایت ہے جو صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ کے قول یا فعل کی طرف منسوب ہو اور رسول اللہ ﷺ تک صراحتاً نہ پہنچے۔ بعض اہلِ اصطلاح تقریرِ صحابی کو بھی اسی دائرے میں ذکر کرتے ہیں۔ اس تعریف میں اصل اعتبار نسبت کا ہے :اگر سند صحابی پر رک جائے تو روایت لفظاً موقوف ہے، خواہ اس کی سند صحابی تک متصل ہو یا نہ ہو۔ اس لیے موقوف ہونا روایت کی نسبت کا وصف ہے، صحت یا ضعف کا نہیں۔2

۲۔ حدیثِ مرفوع کا مفہوم

مرفوع وہ روایت ہے جس میں قول، فعل، تقریر یا صفت کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی جائے۔ یہ نسبت صریح بھی ہو سکتی ہے اور بعض صورتوں میں حکمی بھی۔ اسی نکتے سے مرفوعِ حکمی کی بحث پیدا ہوتی ہے :روایت کے الفاظ صحابی کے ہوں مگر ایسے قرائن موجود ہوں جو اس کے نبوی ماخذ کی طرف مضبوط دلالت کریں۔

۳۔ مرفوعِ حکمی کی حقیقت

مرفوعِ حکمی سے مراد وہ موقوف روایت ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کا نام صراحتاً نہ آئے، لیکن الفاظ، زمانۂ نسبت، موضوع یا سیاق یہ بتائے کہ صحابی نے یہ بات محض شخصی اجتہاد سے نہیں کہی۔ یہ درجہ بندی روایت کو لفظاً مرفوع نہیں بناتی بلکہ اسے استدلالی طور پر مرفوع کے حکم میں داخل کرتی ہے۔ ابن الصلاح اور بعد کے محدثین نے خاص طور پر امر و نہی کے مجہول صیغوں،» مِنَ السُّنَّةِ «اور عہدِ نبوی سے منسوب اجتماعی افعال کو اسی اصول کے تحت بحث کیا ہے۔3

مبحث دوم :موقوف روایت کو بحکمِ مرفوع قرار دینے کے بنیادی ضوابط

۱۔ صحابی کا» أُمِرْنَا «یا» نُهِينَا «کہنا

اگر صحابی کسی شرعی حکم کے بارے میں کہے کہ ہمیں حکم دیا گیا یا ہمیں منع کیا گیا، اور آمر یا ناہی کا نام صراحتاً نہ لے، تو جمہور محدثین کے نزدیک اس کا ظاہر رسول اللہ ﷺ ہی کی طرف متوجہ ہوتا ہے؛ کیونکہ عہدِ صحابہ میں دینی امر و نہی کا اصل مرجع نبوی ہدایت تھی۔ البتہ اس قاعدے کو اسی وقت نافذ کیا جائے گا جب سیاقِ شرعی حکم کا ہو اور کوئی مخالف قرینہ موجود نہ ہو۔

«نُهِينَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا»4

ترجمہ :ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا، تاہم اس ممانعت میں ہم پر سختی نہیں کی گئی۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت لفظاً صحابیہ کا بیان ہے، لیکن» نُهِينَا «کا صیغہ حکمِ نبوی کی طرف دلالت کرتا ہے۔ صحیح بخاری میں یہی روایت حدیث نمبر 1278 کے تحت وارد ہوئی ہے، جبکہ سنن ابی داود اور سنن ابن ماجہ میں بھی اس کے شواہد موجود ہیں۔ اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ مرفوعِ حکمی کا مدار صرف متن کے ظاہر پر نہیں بلکہ صیغۂ روایت کی اصطلاحی دلالت پر بھی ہے۔

---

[2] Ibn al-Ṣalāḥ, Muqaddimat Ibn al-Ṣalāḥ fī ʿUlūm al-Ḥadīth, al-nawʿ al-thāmin; al-Sakhāwī, Fatḥ al-Mughīth bi-Sharḥ Alfiyyat al-Ḥadīth, 1:87–90.

[3] Ibn al-Ṣalāḥ, Muqaddimat Ibn al-Ṣalāḥ, al-nawʿ al-thāmin; al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, Tadrīb al-Rāwī, 1:127–128.

[4] Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Janāʾiz, no. 1278; Abū Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd, no. 3167; Ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah, no. 1577.

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

۲۔ صحابی کا» مِنَ السُّنَّةِ «کہنا

صحابی جب کسی شرعی عمل کے بارے میں» مِنَ السُّنَّةِ «کہے تو اصل یہ ہے کہ اس سے سنتِ رسول ﷺ مراد ہو، الا یہ کہ سیاق کسی دوسرے معنی کی واضح دلیل دے۔ محدثین نے اس صیغے کو مرفوعِ حکمی کی نمایاں ترین صورتوں میں شمار کیا ہے۔

«مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ»5

ترجمہ :سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیوہ بیوی کی موجودگی میں کنواری سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن قیام کرے، پھر باری تقسیم کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے بعد ابو قلابہ کا یہ کہنا کہ اگر میں چاہتا تو کہتا کہ انس نے اسے نبی ﷺ تک مرفوع کیا، خود اس صیغے کی مرفوعی دلالت کی توضیح ہے۔ یہ روایت صحیح بخاری، صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں آئی ہے اور مرفوعِ حکمی کے اصول کی نہایت واضح تطبیق ہے۔

۳۔ کسی عمل کو عہدِ نبوی ﷺ سے منسوب کرنا

صحابی کا یہ کہنا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں فلاں عمل کرتے تھے، اصولاً نبوی تقریر کی طرف رہنمائی کرتا ہے، خصوصاً جب وہ عمل ایسا ہو جس کا شریعت سے تعلق ہو اور اس کے مخفی رہنے کا احتمال کم ہو۔ اگر کسی دوسری صحیح روایت میں یہ بھی ثابت ہو جائے کہ وہ عمل رسول اللہ ﷺ تک پہنچا اور آپ ﷺ نے منع نہ فرمایا تو مرفوعِ تقریری کی دلالت مزید مضبوط ہو جاتی ہے۔

«كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ»6

ترجمہ :ہم نبی ﷺ کے زمانے میں عزل کیا کرتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت صحیح بخاری میں ہے، اور صحیح مسلم کی روایت میں مزید صراحت ہے کہ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی اور آپ نے انہیں منع نہیں فرمایا۔ اس لیے یہاں مرفوعِ حکمی کی بنیاد صرف زمانۂ نبوی کی نسبت نہیں بلکہ ثابت شدہ نبوی تقریر بھی ہے۔

۴۔ ایسا مضمون جس میں اجتہاد کی گنجائش نہ ہو

صحابی کی وہ خبر جو ایسے غیبی، توقیفی یا مقداری امر سے متعلق ہو جسے محض عقل و اجتہاد سے متعین نہیں کیا جا سکتا، اصولاً مرفوعِ حکمی کے دائرے میں آ سکتی ہے۔ اس میں قیامت کے مخصوص احوال، مقررہ ثواب یا سزا، یا ایسی شرعی تعیینات شامل ہو سکتی ہیں جو ذاتی رائے سے معلوم نہ ہوں۔ تاہم اس اصول کے لیے دو احتیاطیں ضروری ہیں :پہلی یہ کہ صحابی کے اہلِ کتاب سے اخذ کرنے کا قوی احتمال نہ ہو، اور دوسری یہ کہ مضمون واقعی اجتہاد یا تجربے سے ماورا ہو۔7

۵۔ سببِ نزول کی صریح خبر

اگر صحابی کسی آیت کے نزول کا واضح سبب بیان کرے، مثلاً کہے کہ فلاں واقعہ پیش آیا تو یہ آیت نازل ہوئی، تو محدثین کے نزدیک ایسی خبر محض تفسیرِ رائے نہیں رہتی بلکہ واقعۂ نزول کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوعِ حکمی کی قوت حاصل کرتی ہے۔ البتہ محض یہ کہنا کہ آیت فلاں موضوع سے متعلق ہے، سببِ نزول کی صریح روایت کے برابر نہیں۔

---

[5] Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Nikāḥ, no. 5214; Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Raḍāʿ/Nikāḥ, no. 1461; al-Tirmidhī, Sunan al-Tirmidhī, no. 1139.

[6] Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Nikāḥ, no. 5209; Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Nikāḥ, no. 1440.

[7] Al-Suyūṭī, Tadrīb al-Rāwī, 1:127–128; Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Nuzhat al-Naẓar, discussion of marfūʿ ḥukman.

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

۶۔» **كُنَّا نَفْعَلُ** «کی غیر مقید صورت اور علمی احتیاط

اگر صحابی صرف یہ کہے کہ ہم ایسا کرتے تھے اور اسے عہدِ نبوی ﷺ کی طرف منسوب نہ کرے، تو اس کے حکم میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ ابن الصلاح نے غیر مقید» **كُنَّا نَفْعَلُ** «کو موقوف قرار دینے کی طرف میلان دکھایا، جبکہ بعض متاخرین نے سیاق کی بنا پر حکمِ رفع کو ترجیح دی۔ اس اختلاف کی وجہ سے ایسی روایات میں قطعی تعبیر سے گریز اور سیاقی قرائن کا تفصیلی جائزہ ضروری ہے۔

«كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا»8

ترجمہ :جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب نیچے اترتے تو تسبیح کہتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت صحیح بخاری میں ہے، مگر اس کے الفاظ میں» **عہدِ نبوی** «کی صریح قید نہیں۔ اسے مرفوعِ حکمی کی ایک ممکنہ مثال کے طور پر ذکر کیا جا سکتا ہے، لیکن یہ مثال ان روایات جتنی صریح نہیں جن میں زمانۂ نبوی یا امر و نہی کی نسبت واضح ہو۔

مبحث سوم :کتبِ حدیث میں موقوف بحکمِ مرفوع کی تطبیقی مثالیں

نمبر	صحابی / صحابیہ	کلیدی صیغہ	اہم ماخذ	حکم کی بنیاد
۱	ام عطیہ رضی اللہ عنہا	»نُهِينَا«	صحیح بخاری1278 :؛ سنن ابی داود3167 :؛ سنن ابن ماجہ1577 :	مجہول صیغۂ نہی کا نبوی مرجع
۲	انس بن مالک رضی اللہ عنہ	»مِنَ السُّنَّةِ«	صحیح بخاری5214 :؛ صحیح مسلم1461 :؛ جامع ترمذی1139 :	سنت کی نسبت رسول ﷺ کی طرف
۳	جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما	»عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ«	صحیح بخاری5209 :؛ صحیح مسلم1440 :	عہدِ نبوی میں عمل اور نبوی تقریر
۴	ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ	»وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِينَا«	صحیح مسلم985 :؛ صحیح بخاری1506 :	نبی ﷺ کی موجودگی میں جاری عملی سنت

۱۔ صحیح بخاری میں مرفوعِ حکمی کا استعمال

صحیح بخاری میں مرفوعِ حکمی کی متعدد عملی صورتیں ملتی ہیں۔ امام بخاری نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی» **نُهِينَا** «والی روایت کو کتاب الجنائز میں نقل کیا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی» **مِنَ السُّنَّةِ** «والی روایت کو کتاب النکاح میں ذکر کیا، اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے عزل سے متعلق عمل کو عہدِ نبوی ﷺ سے منسوب الفاظ کے ساتھ روایت کیا۔ ان مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ محدث کے نزدیک متن کا صیغہ خود نسبتِ حدیث کے تعین میں اہم قرینہ ہے۔

۲۔ صحیح مسلم میں صیغے کی مزید توضیح

صحیح مسلم کی بعض روایات اسی موقوف تعبیر کی شرح خود روایت کے دوسرے طرق سے کر دیتی ہیں۔ عزل کی روایت میں » فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَنْهَنَا « کی صراحت یہ واضح کر دیتی ہے کہ صحابہ کا عمل رسول اللہ ﷺ کے علم میں آیا اور آپ ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔ اسی طرح حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی زکاۃ الفطر کی روایت میں » وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِينَا « کے الفاظ عمل کو براہِ راست زمانۂ نبوی سے جوڑتے ہیں۔9

---

[8] Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Jihād wa-l-Siyar, no. 2993; Ibn al-Ṣalāḥ, Muqaddimat Ibn al-Ṣalāḥ, al-nawʿ al-thāmin, on the distinction between reports tied to the Prophetic period and unqualified ‘kunnā nafʿalu’ reports.

[9] Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Nikāḥ, no. 1440; Muslim’s fuller route states that the practice reached the Prophet ﷺ and he did not prohibit it.

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

«كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِينَا»10

ترجمہ :ہم زکاۃ الفطر نکالتے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے۔

یہ روایت اس اصول کی عمدہ مثال ہے کہ صحابی کا کسی جاری دینی عمل کو عہدِ رسالت کے ساتھ جوڑنا اسے محض شخصی فتوے سے بلند کرکے نبوی تقریر اور عملی سنت کے دائرے میں داخل کر دیتا ہے۔

۳۔ سنن ابی داود، جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی تائیدی حیثیت

سنن کی کتب میں صحیحین کی متعدد مرفوعِ حکمی روایات کے شواہد اور متابعات موجود ہیں۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی» **نُهِينَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ** «والی روایت سنن ابی داود اور سنن ابن ماجہ میں بھی منقول ہے، جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی» **مِنَ السُّنَّةِ** «والی روایت جامع ترمذی میں وارد ہوئی اور امام ترمذی نے اس پر اہلِ علم کے عمل کا ذکر کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرفوعِ حکمی محض ایک نظری اصطلاح نہیں بلکہ محدثین کے تخریجی اور فقہی منہج میں عملاً کارفرما اصول ہے۔

مبحث چہارم :موقوف بحکمِ مرفوع سے استدلال کی حجیت، حدود اور اصول

۱۔ حکمِ رفع اور صحتِ روایت میں فرق

سب سے بنیادی اصول یہ ہے کہ» **مرفوعِ حکمی** «روایت کی نسبت کا حکم ہے، صحت کا نہیں۔ اگر کسی موقوف متن میں حکمِ رفع کا قرینہ موجود ہو لیکن اس کی سند ضعیف ہو تو محض حکمِ رفع اسے صحیح نہیں بنا دیتا۔ اسی طرح صحیح السند موقوف روایت بھی لازماً مرفوع نہیں بنتی جب تک اس میں معتبر قرینہ موجود نہ ہو۔ لہٰذا استدلال کے لیے دو الگ سوالات ضروری ہیں :کیا روایت ثابت ہے؟ اور کیا اس کی نسبت مرفوع کے حکم میں آتی ہے؟

۲۔ اجتہاد اور توقیف کے درمیان امتیاز

صحابی کے ہر قول کو مرفوع قرار دینا درست نہیں۔ فقہی رائے، لغوی توضیح، انتظامی تدبیر یا ایسے معاملے میں جس میں انسانی تجربہ اور اجتہاد کی گنجائش ہو، اصل نسبت صحابی ہی کی طرف رہے گی۔ مرفوعِ حکمی تب بنتا ہے جب موضوع ایسا ہو جس کے لیے نبوی تعلیم یا وحی کی طرف رجوع قرینِ قیاس ہو، یا روایت کے الفاظ خود اس نسبت کی نشان دہی کرتے ہوں۔

۳۔ اسرائیلیات اور خارجی مصادر کا احتمال

غیبی امور سے متعلق ہر قولِ صحابی کو بلاشرط مرفوعِ حکمی نہیں کہا جا سکتا۔ اگر کسی صحابی کے اہلِ کتاب سے روایات نقل کرنے کا امکان ہو، یا خبر ایسے سابقہ تاریخی واقعے سے متعلق ہو جو دیگر ذرائع سے معلوم ہو سکتا تھا، تو اس احتمال کو خارج کرنا ضروری ہے۔ یہی شرط مرفوعِ حکمی کے اصول کو غیر منضبط توسع سے محفوظ رکھتی ہے۔

۴۔ صیغۂ روایت اور سیاق کی مشترک دلالت

محدثین کا منہج صرف ایک لفظ کو دیکھ کر فیصلہ نہیں کرتا۔» **نُهِينَا**«،» **أُمِرْنَا**«،» **مِنَ السُّنَّةِ** «یا» **عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ** «ﷺ جیسے الفاظ مضبوط قرائن ہیں، مگر سند، راوی، باب، دوسرے طرق اور متن کے مجموعی سیاق کو بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اسی لیے ایک ہی مضمون کے مختلف طرق بعض اوقات ایک دوسرے کی تشریح کرتے اور حکمِ رفع کو مزید واضح بنا دیتے ہیں۔

10 Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Zakāh, no. 985; al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Zakāh, no. 1506.

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

۵۔ فقہی استدلال میں عملی اثر

جب روایت سنداً قابلِ قبول ہو اور مرفوعِ حکمی کی شرائط بھی پوری ہوں تو فقہی استدلال میں اس کا مقام محض قولِ صحابی سے بلند ہو جاتا ہے، کیونکہ اس کی دلالت نبوی سنت کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ تاہم اگر حکم رفع محلِ اختلاف ہو تو فقیہ کے لیے ضروری ہے کہ دوسرے نصوص، اصولِ تعارض، عملِ صحابہ اور فقہی قرائن کو بھی ملحوظ رکھے۔ اس طرح مرفوعِ حکمی ایک معاون اصول ہے، خودکار اور غیر مشروط درجہ بندی نہیں۔

نتائجِ تحقیق

* موقوف روایت اور مرفوعِ حکمی کے درمیان بنیادی فرق صریح نسبت اور حکمی دلالت کا ہے۔
* **أُمِرْنَا**«،» **نُهِينَا** «اور» **مِنَ السُّنَّةِ** «مرفوعِ حکمی کے مضبوط ترین لفظی قرائن میں شامل ہیں۔
* عہدِ نبوی ﷺ سے صراحتاً منسوب اجتماعی عمل بالخصوص اس وقت قوی مرفوعِ حکمی بنتا ہے جب نبوی علم یا تقریر بھی ثابت ہو۔
* ما لا مجال للاجتہاد فیہ کا اصول معتبر ہے، مگر اسرائیلیات اور دیگر خارجی مصادر کے احتمال کو خارج کرنا ضروری ہے۔
* غیر مقید» **كُنَّا نَفْعَلُ** «کے حکم میں اہلِ علم کا اختلاف ہے، اس لیے ایسی روایات کو یکساں درجے میں رکھنا درست نہیں۔
* حکمِ رفع روایت کی صحت کا قائم مقام نہیں؛ سندی قبولیت اور حکمی نسبت دو مستقل مراحل ہیں۔
* صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن کی تطبیقی مثالیں بتاتی ہیں کہ یہ اصول فقہی ابواب میں عملی استدلال کا اہم ذریعہ ہے۔

سفارشات

* کتبِ حدیث میں موقوف بحکمِ مرفوع کی روایات کا جامع موضوعاتی اشاریہ تیار کیا جائے، جس میں ہر روایت کے صیغۂ نقل، سندی درجہ اور حکمِ رفع کی علت الگ واضح ہو۔
* مرفوعِ حکمی کی تدریس میں» **حکمِ نسبت** «اور» **حکمِ صحت** «کے فرق کو بنیادی اصول کے طور پر نمایاں کیا جائے تاکہ صحیح السند موقوف اور بحکمِ مرفوع روایت کے درمیان خلط پیدا نہ ہو۔
* »**أُمِرْنَا**«،» **نُهِينَا**«،» **مِنَ السُّنَّةِ** «اور عہدِ نبوی ﷺ سے منسوب افعال کے بارے میں ائمۂ حدیث کے اختلافی مناہج کا مستقل تقابلی مطالعہ کیا جائے۔
* غیبی اور توقیفی مضامین میں مرفوعِ حکمی کا حکم لگاتے وقت اسرائیلیات، سابقہ تاریخی معلومات اور شخصی اجتہاد کے احتمالات کی منظم جانچ کو لازم قرار دیا جائے۔
* فقہی مذاہب میں موقوف بحکمِ مرفوع سے عملی استدلال کے اثرات پر الگ تطبیقی تحقیقات کی جائیں تاکہ حدیثی درجہ بندی اور فقہی استنباط کے باہمی تعلق کو مزید واضح کیا جا سکے۔

خاتمہ

موقوف روایاتِ بحکمِ مرفوع کی بحث علومِ حدیث کے ان دقیق مباحث میں سے ہے جو روایت کے ظاہری انتساب اور اس کی حقیقی دلالت کے درمیان علمی رابطہ قائم کرتے ہیں۔ صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ کا ہر قول یا فعل نبوی روایت نہیں، لیکن بعض صیغے اور قرائن ایسے ہیں جن میں نبوی نسبت اس قدر قوی ہوتی ہے کہ محدثین اسے مرفوع کے حکم میں شمار کرتے ہیں۔» **نُهِينَا** «اور» **أُمِرْنَا** «جیسے صیغے،» **مِنَ السُّنَّةِ** «کی تعبیر، عہدِ نبوی ﷺ سے صراحتاً منسوب اجتماعی عمل، اور ایسے توقیفی یا غیبی امور جن میں شخصی اجتہاد کی گنجائش نہ ہو، اس اصول کی نمایاں صورتیں ہیں۔ کتبِ حدیث کے تطبیقی مطالعے سے یہ بھی سامنے آتا ہے کہ ایک روایت کے مختلف طرق باہم مل کر اس کے حکم اور دلالت کو زیادہ واضح کرسکتے ہیں۔ تحقیق کا بنیادی نتیجہ یہ ہے کہ مرفوعِ حکمی کو نہ محض اصطلاحی توسع سمجھنا درست ہے اور نہ اسے ہر موقوف روایت پر منطبق کیا جاسکتا ہے۔ صحیح منہج یہ ہے کہ پہلے سند کی قبولیت دیکھی جائے، پھر صیغۂ روایت، سیاق، موضوع، امکانِ اجتہاد، خارجی ماخذ کے احتمال اور دیگر طرق کا جائزہ لیا جائے۔ ان شرائط کے ساتھ

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

مرفوعِ حکمی کا اصول آثارِ صحابہ، سنتِ نبوی اور فقہی استنباط کے باہمی تعلق کو سمجھنے کے لیے ایک معتبر اور مؤثر حدیثی معیار ثابت ہوتا ہے۔ یوں زیرِ نظر اختصاصی مطالعہ اپنے اصل وسیع تر تحقیقی موضوع سے مربوط رہتے ہوئے اس خاص فصل کے اصولی و تطبیقی پہلو کو مستقل علمی صورت میں واضح کرتا ہے۔

مراجع و مصادر

Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*.
Muslim ibn al-Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*.
Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath. *Sunan Abī Dāwūd*.
Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā. *Al-Jāmiʿ al-Kabīr (Sunan al-Tirmidhī)*.
Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd. *Sunan Ibn Mājah*.
Ibn al-Ṣalāḥ, ʿUthmān ibn ʿAbd al-Raḥmān. *Muqaddimat Ibn al-Ṣalāḥ fī ʿUlūm al-Ḥadīth*.
Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī. *Nuzhat al-Naẓar fī Tawḍīḥ Nukhbat al-Fikar*.
Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn. *Tadrīb al-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb al-Nawāwī*.
Al-Sakhāwī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn ʿAbd al-Raḥmān. *Fatḥ al-Mughīth bi-Sharḥ Alfiyyat al-Ḥadīth*.
Al-Khaṭīb al-Baghdādī, Aḥmad ibn ʿAlī. *Al-Kifāyah fī ʿIlm al-Riwāyah*.